اعلیحضرت عظیم البرکت الشاہ احمد رضا خاں پر کتاب مستطاب

حیاتِ اعلیحضرت

تالیف لطیف

ملک العلماء مولانا ظفر الدین قادری رضوی

ترتیب و تہذیب

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

مکتبہ نبویہ

گنج بخش روڈ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعلیحضرت عظیم البرکت الشاہ احمد رضا خاں پر کتاب مستطاب

حیاتِ اعلیحضرت

تالیف لطیف

ملک العلماء مولانا ظفر الدین قادری رضوی

ترتیب و تہذیب

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

مکتبہ نبویہ ◎ گنج بخش روڈ ◎ لاہور

......☆☆☆......

نام کتاب	ـــــــــــ	حیاتِ اعلیٰ حضرت
نام مؤلف	ـــــــــــ	ملک العلماء محمد ظفر الدین قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ
موضوع کتاب	ـــــــــــ	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی زندگی کے حالات
سال تصنیف	ـــــــــــ	۱۹۳۸ء
سال طباعت جلد اول	ـــــــــــ	۱۹۶۰ء
سال طباعت مکمل	ـــــــــــ	۲۰۰۳ء
مقدمہ	ـــــــــــ	ڈاکٹر مختار الدین احمد علی گڑھ (انڈیا)
ترتیب نو وتہذیب تازہ	ـــــــــــ	پیرزادہ اقبال احمد فاروقی ایم۔اے
تالیف سے طباعت تک	ـــــــــــ	پیرزادہ اقبال احمد فاروقی ایم۔اے
حروف چینی	ـــــــــــ	محمد عالم مختار حق
کمپوزنگ	ـــــــــــ	عزیز کمپوزنگ سنٹر دربار مارکیٹ لاہور 7236056
صفحات	ـــــــــــ	۱۰۸۰
ناشر	ـــــــــــ	مکتبہ نبویہ۔ گنج بخش روڈ لاہور
تقسیم کار	ـــــــــــ	مکتبہ نبویہ، مرکزی مجلسِ رضا لاہور
قیمت اعلیٰ ایڈیشن	ـــــــــــ	۵۰۰ روپے
کوڈ نمبر	ـــــــــــ	2M63

ملنے کے پتے

☆ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا جاپان مینشن ریگل چوک کراچی

☆ افکارِ رضا ۱۶۷ ڈم ٹم کر روڈ بمبئی (انڈیا)

☆ اجمیری بک ڈپو ۱۶۷ ڈم ٹم کر روڈ بمبئی (انڈیا)

☆ ماہنامہ ''کنز الایمان'' ٹیا محل شاہ جہانی مسجد دہلی (انڈیا)

مرکزی مجلس رضا کے اراکین اور جہان رضا کے معاونین نصف ہدیہ ادا کریں گے

مجھ پر بوجہ احتمال وتہمت کیا ہے۔ مولوی سید اعظم شاہ صاحب نے آزاد صاحب کی ٹھوڑی پر ہاتھ رکھ کر بتایا کہ یہ ہے۔ کہا ترک داڑھی منڈاتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ: اس سے جواز کیونکر ثابت ہوا یہ جلسہ ندویہ کی سنگت نہیں جس میں سب کی کھپت ہے۔ یہاں آ کر اگر اپنی نظم سنانا چاہتے ہیں تو پہلے وہ اعلان کرنا ضرور ہوگا ورنہ اجازت نہ ہوگی۔ آزاد صاحب' حافظ صاحب اور جملہ نیاچرہ خفا ہوکر چلے گئے۔ دوسرے دن معلوم ہوا کہ یہ پورے آزادی پسند اور ندوہ کے خادم اور پابند ہیں' اسی جلسۂ ندوہ میں ان کی اردو نظم مدح ندوہ میں چھپ چکی ہے جو انہوں نے ندوہ کے جلسہ میں پڑھی۔ اس مہمل ومبہم ترکیب بند کے سنا دینے میں یہ حکمت تھی کہ اعتراض کی گنجائش ہوگی کہ مجلس علمائے اہل سنت میں بھی ایسے حضرات لکچراری کرتے ہیں' مگر اہل سنت کا حافظ وناصر اللہ عزوجل ہے۔ وللّٰہ الحمد.

مولوی اشرف علی تھانوی کا تعاقب:

جناب سید ایوب علی صاحب کا بیان ہے حضور کی سب سے چھوٹی صاحبزادی مرحومہ کی شادی عنقریب ہونے والی تھی کہ بمبئی سے تار آیا کہ مولوی اشرف علی تھانوی حج کے ارادہ سے آئے ہوئے ہیں اور مسافر خانے میں مقیم ہیں۔ حضور نے فوراً تار کا جواب تار پر دیا کہ تحقیقی تار آنے پر میری آمد کا تار ملنے پر جہاز کا ٹکٹ خرید لیا جائے اور تیاری شروع کر دی۔ جب یہ خبر عام ہوئی تو اکثر بندگان خدا جنہیں مقدور تھا اور پہلے سے منتظر تھے آمادہ ہو گئے۔ حضور کی صاحبزادی صاحبہ مرحومہ نے بھی اپنے جذبۂ شوق میں عرض کر ہی دیا کہ حضور نے میرے لئے جو سامان مہیا فرمایا ہے اسے فروخت کر کے مجھے بھی ساتھ لیتے چلئے۔ معلوم ہوا کہ حضور نے وعدہ فرمالیا۔ میں اور برادرم قناعت علی بھی عرصۂ مدید سے حسب گنجائش پس انداز کر رہے تھے' جس کا ایک موقع پر حضور کو علم ہوگیا تھا۔ اس لئے حضور نے ایک روز ہم دونوں سے دریافت فرمایا: ہم لوگوں نے مقدار جدا جدا عرض کی اور وہ اس قدر تھی کہ مجموعی رقم ایک شخص کیلئے کفایت کرتی۔ حضور یہ معلوم کر کے خاموش مکان میں تشریف لے گئے اور تھوڑی دیر میں کچھ خطوط لکھ کر فرمایا انہیں پڑھ کر ڈاک میں ڈال دو اور تشریف لے گئے۔ ان خطوط میں تحریر فرمایا تھا کہ میرا ارادہ حرمین طیبین کی حاضری کا

ہے' میرے ساتھ چند بندگان خدا جانا چاہتے ہیں۔ اگر آپ کے امکان میں حج بدل کا انتظام ہو سکے تو بذریعہ تار مطلع کیجئے' اور میرے تار کے جواب میں تار پر روپیہ روانہ کیجئے۔ چنانچہ ان خطوط کا جواب فوراً تار پر آیا۔ روپیہ کا انتظام ہے صرف حضور کے تار کا انتظار ہے۔ یہ تار ملنے پر حضور نے ہم دونوں سے وعدہ فرما لیا۔ اس کے دوسرے روز صبح کے وقت مکرمی جناب حکیم علی احمد خان صاحب نے جو حضور کے بھانجے تھے اور جن کے سپرد تعویذات کا کام تھا مجھے اور قناعت علی کو اپنی ڈیوڑھی (نشست گاہ) میں بلا کر اندر سے ایک عرضی لا کر دکھائی جو انہوں نے حضور کی خدمت میں بایں مضمون پیش کی تھی کہ حضور مجھے اپنے ہمرکاب لے چلیئے اور حج بدل کی کوشش فرما دیجئے۔ اس پر حضور نے تحریر فرمایا تھا کہ میں نے دو بندگان خدا سے وعدہ کر لیا ہے پہلے وہ مستحق ہیں۔ اس کے بعد اگر کہیں سے اور آ گیا تو آپ کو بھی ساتھ لے لوں گا۔ حکیم صاحب کا مقصود اس درخواست کے دکھانے سے یہ تھا کہ ہم لوگوں کو شاید معلوم ہو کہ وہ دو شخص کون ہیں جن سے حضور نے وعدہ فرما لیا ہے۔ ہم دونوں نے عرض کیا کہ وہ دو شخص ہم دونوں ہیں۔ مختصر یہ کہ اب بمبئی سے تھانوی صاحب کی نقل و حرکت پر تار یکے بعد دیگرے آنے لگے۔ اب مسافر خانہ سے سامان بندرگاہ جا رہا ہے' اب وہ مع ہمراہیاں روانہ ہو گئے' اب جہاز پر سامان بار ہو رہا ہے' اب وہ مع ہمراہیان جہاز پر سوار ہونے کیلئے جا رہے ہیں۔ اس کے بعد آخری تار آیا کہ تھانوی اپنے بعض عزیزوں کو روانہ کرنے کیلئے آئے تھے خود نہیں گئے' لہٰذا حضور نے بھی ارادہ ملتوی فرما دیا۔

یہاں ناظرین کرام پر اتنا ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ حضور نے اس سفر مبارک کو تھانوی صاحب کی روانگی پر کیوں منحصر کیا تھا وجہ یہ تھی کہ وہابیہ کی عیاریاں' مکاریاں' کیا دیاں اس دیار پاک میں کوئی نیا فتنہ نہ پیدا کریں کہ اس گندے بروزے کے اثرات ہندوستان کی فضا کو خراب کریں۔

رافضیوں سے اجتناب:

انہیں کا بیان ہے کہ حضرت ننھے میاں (برادر خورد اعلیٰ حضرت) عصر کے بعد سنور کر